حافظ کلیم یوسف

رؤوف رحیم نبی ﷺ کی شان اور گستاخِ رسول کا انجام اور سزا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿**ورفعنا لك ذكرك**﴾ (الانشراح:۴)

سید الانبیاء رہنمائے دو جہاں آقائے مصطفیٰ پیکر صدق و وفا احمد مجتبیٰ محبوب خدا محسنِ انسانیت رہبر کامل ساقی کوثر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی ہستی نہ آپ سے پہلے آئی نہ قیامت تک آئے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

﴿**یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعو الرسول ولا تبطلوا اعمالکم**﴾ (سورۃ محمد:۳۳)

حضرت نوح علیہ السلام جب ۹۵۰ سال دعوت وتبلیغ کرتے رہے تو آپ کی قوم میں ماننے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ تو بالآخر نوح علیہ السلام پکار اُٹھے:

﴿**وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا**﴾ (سورۃ نوح:۲۶)

''اور نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر نہ چھوڑیے گا۔''

چنانچہ ان پر عذابِ الٰہی نازل ہوا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب ارض مقدس کی طرف ہجرت کرنے کا کہا تو انہوں نے کہا کہ پہلے وہاں کی عوام کو نکالو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بہت تسلی دی۔ لیکن انہوں نے ایک نہ مانی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا کی اور کہا:

﴿انی لا املک الا نفسی واخی فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین﴾ (المائدہ:۲۵)

موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اوران کی قوم چالیس سال تک صحرائے سینا میں بھٹکتی رہی۔

دوسری جانب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف کی بستی میں دعوت دین دینے گئے، لیکن ظالموں نے لہولہان کردیا اور آوازیں کسیں۔ خون کے بہنے کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے آپ کے پاؤں مبارک کے ساتھ چمٹ گئے۔ اس حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ میرے محبوب سے پوچھ کر آؤ کیا فرماتے ہیں؟

ہمارے رحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ ان کافروں کے گھروں کو تباہ کرنے کی دعا کی نہ ان کے حق میں بددعا کی، نہ ہی یہ کہا کہ ''ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم'' بلکہ رحمت کی ایک مثال قیامت تک قائم کردی اور فرمایا''اللہم اھد قومی فانہم لا یعلمون'' خدا نے بھی قرآن میں یہی فرمایا: ﴿وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین﴾

''نہیں ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھیجا مگر جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔ (سورۃ انبیاء:۱۰۷)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿النبی اولی بالمومنین من انفسہم﴾

''نبی مومنوں کے ان کی ذات سے بھی زیادہ خیر خواہ ہیں۔'' (سورۃ احزاب:۶)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لقد جآء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤوف رحیم﴾

''البتہ تحقیق تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا ہے اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے گراں گزرتی ہے وہ (تمہاری فلاح کا) حریص ہے، مومنوں پر نہایت مہربان اور رحم کرنے ولا ہے۔'' (سورۃ التوبہ:۱۲۸)

ان آیات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کے کس قدر خیر خواہ تھے اور اس بات کا اظہار حدیث سے بھی ہوتا ہے۔

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''جتنے بھی مومن ہیں میں ان سب کا دنیا اور آخرت کے کاموں میں سب لوگوں سے زیادہ حقدار (اور خیر خواہ) ہوں۔ (بخاری، کتاب التفسیر)

دوسری جانب قیامت کے دن جب تمام انبیاء کرام اللہ کے پاس جانے سے عذر پیش کریں گے تو ہماری شفاعت کا علم ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اٹھائیں گے اور رب کائنات کے دربار میں سجدہ کریں گے (ان شاء اللہ)

اعجاز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ......

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعجاز بھی تمام انبیاء سے بلند تر تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اعجاز تو یہ تھا کہ انہوں نے اللہ کے حکم سے پتھر پر لاٹھی ماری تو بارہ چشمے پھوٹ گئے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی تو اللہ نے پتھر کو منتخب نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ اے نبی تو اپنے ہاتھ کو سیدھا کر ہم پانچ نہریں جاری کردیں گے۔ کیونکہ پتھر سے پانی نکلنا فطرت کے خلاف نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تو یہ تھا کہ وہ مردہ کو بلوا لیتے تھے۔ لیکن جب حضور اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی تو پتھروں سے بلوایا تاکہ دنیا والے جان لیں کہ یہ سچا نبی ہے۔ مردہ کے منہ میں پھر بھی زبان تو ہے ہی جو کہ ذریعہ کلام ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کے لیے کوہ طور پر بلایا۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری فرمایا کہ اے نبی تیرے لیے زمین مناسب نہیں تو ساتوں آسمانوں کی سیر کر کے مجھ سے کلام کرنے آ۔

حسنِ یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مسلمان کی سب سے قیمتی متاع محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جس کا حق وہ اپنی جان و مال اور اولاد کی قربانی کے بعد بھی ادا نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے:

((لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین))

''تم میں سے کوئی بھی تب تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین' اس کی اولاد اور تمام دنیا والوں سے محبوب نہ ہوں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ ہی ایسی ہے کہ جو اسے پڑھے اور جانے وہ یقیناً آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرے گا اور اگر نہیں کرے گا تو یہ سراسر ہٹ دھرمی اور گمراہی ہے اس بات کی گواہی صرف ہم نہیں دیتے بلکہ مغربی انصاف پسند مفکرین نے بھی اس کا اعلان کیا ہے کہ اگر آج تک کوئی ایسی ہستی گزری ہے جسے کائنات کا ہیرو اور رہنمائے حقیقی کہا جائے تو وہ ایک ہی ہستی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مغربی مفکرین کے دعوے ……

۱)…… کارلائل نامی انگریزی ادیب اپنی کتاب ابطال ''ہیرو'' میں لکھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وجہ سے محبت کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ریاکاری اور مناقب اور تصنع، طمع اور دنیاوی محبت سے پاک تھی۔

۲)…… لارڈ ہیڈ لے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک اعلیٰ مثال ہونے کی حیثیت سے بات کرتا اور کہتا ہے ''بے شک عربی نبی کے اخلاق پختہ اور خالص تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی شخصیت تھے جس کا وزن کیا گیا، پرکھا گیا اور زندگی کے ہر قدم پر آزمایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت میں قطعاً کوئی کمی نہیں۔ ہمیں ایک کامل نمونہ کی ضرورت ہے جو ہماری زندگی کی تمام ضروریات پر پورا اُترتا ہو۔ پس مقدس نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

۳)…… مائیکل ہارٹ جو کہ عیسائی امریکی محقق ہے، جس نے ایک سو شخصیات کو منتخب کیا۔ جنہوں نے انسانی زندگی پر واضح اثر چھوڑا اور ان شخصیات میں سرفہرست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکھا۔ حالانکہ خود مذہبا عیسائی ہے، مگر حق چھپا نہیں سکا۔

جس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ اپنے تو اعتراف کرتے ہی ہیں، بیگانے بھی صادق وامین کہتے تھے، کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مائیکل ہارٹ اپنی کتاب میں گویا ہوا ''بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریخ میں واحد انسان ہیں، جنہوں نے دینی اور دنیاوی میدان میں واضح کامیابی حاصل کی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی اور اسلام کے بڑے دینوں میں سے ایک دین کی حیثیت سے اشاعت کی اور آپ سیاسی،

فوجی اور دینی رہنما بن گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد تیرہ صدیاں گزر گئیں' اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثر ہمیشہ نیا رہا۔

اس طرح کی گواہیاں بہت سے کافروں نے دی ہیں۔

دشمنانِ دین کا حسد﴾......

یہ بات بھی فطری اور حتمی ہے کہ جب بھی کسی آدمی نے نیکی کے کام کر کے شہرت حاصل کی اور لوگوں میں عزت اور رب کے ہاں تقرب حاصل کیا تو اس کے حاسد بھی ساتھ ہی پیدا ہوتے گئے۔ کبھی تو حاسدین اپنوں میں سے ہوتے ہیں اور کبھی غیروں میں سے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تقرب خداوندی نصیب ہوا تو شیطان نے حسد کیا اور کہنے لگا ''انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین'' میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔

شیطان نے یہ تو دیکھ لیا کہ مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے' مگر اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے جبکہ شیطان کو کلمہ کن کے ساتھ۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حسد کرنے والے یہودی تھے' جنہوں نے آپ علیہ السلام کو سولی پر چڑھانے کی سازش تیار کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ رسولوں کی مدد اللہ نے خود پر لازم قرار دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین o انهم لهم المنصورون﴾

اور البتہ تحقیق ہماری اپنے بندے رسولوں کے لیے یہ بات طے شدہ ہے کہ ان کی مدد کی جائے گی۔''

(سورۃ الصافات: ۱۷۱،۱۷۲)

اسی طرح ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاسد بھی بے شمار تھے۔ اپنوں میں سے ابوجہل' ابولہب وغیرہ اور غیروں میں سے یہودی وغیرہ۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے اور گستاخی کرنے والے کی سزا﴾......

ارشادِ خداوندی ہے: **﴿ولله العزة و لرسوله وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون﴾**

"اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین جانتے نہیں ہیں۔" (سورۃ المنافقون:٨)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذاباً مھینا﴾

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں، اللہ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت بھیجی ہے اور ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (سورۃ الاحزاب:٥٧)

اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واضح حدیث ہے:

((من سب نبیا قتل ومن سب اصحابہ جلد))

"جس نے کسی بھی نبی کو گالی دی، اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے اس کے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے مارے جائیں گے۔" (رواہ الطبرانی الصغیر)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ......

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ آپ کسی شخص سے ناراض ہوئے۔ اس شخص نے بھی (جواباً) بدکلامی کی تو میں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن دے ماروں۔ میرے ان کلمات سے آپ کا غصہ رفع ہو گیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور گھر میں چلے گئے۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ میں نے عرض کیا (کہ میں نے کہا تھا کہ) مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن دے ماروں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تو یہ کر ڈالتا اگر میں حکم دے دیتا؟ میں نے کہا بالکل۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ کسی کے لیے بھی جائز نہیں (کہ اس سے بدکلامی کرنے والے کی گردن اڑا دی جائے) (رواہ ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبیؐ)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرنے والوں کا انجام......

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی آج ہی نہیں بلکہ اس دن سے کرنے والے پیدا ہو گئے تھے جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہِ صفا پر توحید کا اعلان فرمایا۔ مکہ میں گستاخی کرنے والا اخبیث النفس سب

سے پہلے ابولہب تھا۔ جب کوہِ صفا پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کا اعلان فرمایا تو اس بد بخت نے کہا "تبا لك الهذا جمعتنا" اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تیری تباہی ہو کیا اسی لیے ہمیں جمع کیا تھا تو نے (بخاری)۔ اللہ اس کے منہ میں انگارے ڈالے۔ یہ بات سن کر اللہ نے عرش سے فرش پر اس کا جواب بھیجا اور بتا دیا کہ جب بھی کوئی ناموس رسالت مآب کی طرف گندی نظر سے دیکھے گا تو خدا اس کے خلاف تدبیر کرے گا اور اسے اسلام لانے اور توبہ کرنے کی توفیق ہی نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿تبت يدآ ابى لهب وتب﴾

"ہلاک و برباد ہوں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور خود بھی تباہ ہو۔"

مدینہ تشریف لے جانے کے بعد مدینہ کے یہودی بھی آپ کے دشمن بن گئے۔ وہ اپنے انبیاء کو ناحق قتل کرنے میں مشہور تھے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں طرح طرح کی بکواس کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ قول نقل فرمایا:

﴿لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير ونحن اغنيآء سنكتب ما قالوا وقتلهم الانبيآء بغير حق﴾

"اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات کو سن لیا ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی۔ عنقریب ہم ان کی یہ بات اور ان کے انبیاء کو ناحق قتل کرنے کو بھی لکھ لیں گے۔" (سورۃ آل عمران:۱۸۱)

اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرنے والوں میں اکثر تعداد یہودیوں کی تھی اور ان کا انجام بھی بُرا ہوا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیا کرتی تھی۔ اس کو ایک آدمی نے گلا دبا کر مار ڈالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا (یعنی قصاص یا دیت نہیں دی جائے گی) (ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبیؐ)

اسی طرح ابوعفک یہودی کو قتل کیا گیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مورخین کے حوالے سے شاتم الرسول ابوعفک یہودی کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ مختصراً ذکر کرتا ہوں "بنی عمرو بن عوف کا ایک ۱۲۰ سالہ بوڑھا شخص

ابوعفک تھا۔ جنگ بدر کی کامیابی کے بعد اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کی مذمت میں ہجو کرتے ہوئے ایک قصیدہ لکھا' جس کو سن کر سالم بن عمرو نے اسے قتل کرنے کی نذر مان لی۔ چنانچہ موسم گرما کی ایک رات سوتے ہوئے اس کے جگر میں اپنا خنجر پیوست کردیا۔

کعب بن اشرف یہودی بھی شاتم رسول تھا' جسے محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ اس نے بدر کی کامیابی کے بعد مکہ جاکر مشرکین کو ابھارا اور واپس مدینہ آکر مسلمان عورتوں کے نام لے کر عشقیہ اشعار کہنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو میں بھی اشعار کہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا؟ بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا میں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پسند کریں گے کہ میں اسے قتل کردوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ (رواہ البخاری کتاب المغازی رواہ مسلم کتاب الجہاد والسیر)

ابورافع یہودی کے قتل کا بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منصوبہ بنایا کیونکہ اس نے جنگ احزاب کے موقعہ پر اہل مکہ کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا اور ان کی مالی امداد کی۔ بخاری میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس یہودی کے قتل کے لیے انصار کے ایک گروہ کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو ان کا امیر بنایا۔

اسی طرح عصماء بنت مروان کو اسی کے قبیلے کے آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے کی وجہ سے قتل کیا۔ اُم ولد جو ایک اندھے بوڑھے کی لونڈی تھی' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں بکتی تھی۔ اندھے آدمی نے ہی اسے قتل کردیا اور ایک عورت جو شاتمہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی' اسے خالد بن ولید نے قتل کیا (الصارم المسلول)

اسی طرح حضرت زبیر بن عوام نے ایک مشرک گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا سامان بھی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا (الصام المسلول)

گستاخِ رسول کو نہ زمین قبول کرتی ہے اور نہ آسمان ......

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا' پھر مسلمان ہوگیا اور اس نے سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وحی لکھتا تھا۔ پھر وہ مرتد ہوکر

عیسائی ہوگیا اور کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جو میں نے لکھ دیا ہے' اس کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کچھ بھی یاد اور معلوم نہیں۔ پھر اللہ کے حکم سے وہ مرگیا۔ اسے دفن کیا گیا۔ صبح ہوئی تو اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے ساتھیوں کی سازش ہے کیونکہ اس نے ان کا دین جو چھوڑ دیا تھا۔ اسے دوسری مرتبہ گہری جگہ دفنا دیا' لیکن اگلی صبح پھر اسی طرح ہوا۔ انہوں نے اسے دوبارہ دفنا دیا' لیکن تیسری صبح بھی اس کی لاش باہر پڑی تھی۔ چنانچہ انہیں پتہ چل گیا کہ یہ عذاب خداوندی ہے اور اسے زمین پر ہی چھوڑ دیا۔ (رواہ البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

فتویٰ ائمہ اور اجماع اُمت ......

اکثر علماء کا موقف یہی ہے کہ توہین رسالت کرنے والا واجب القتل ہے۔ امام ابن المنذر کہتے ہیں کہ عام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والے کی حد قتل ہے۔ امام مالک لیثی' امام احمد' امام اسحاق اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے' لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اسے قتل نہ کیا جائے گا۔ (الصارم المسلول)۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز بھی فرمایا کرتے تھے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کیا جائے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والا مرتد ہو جاتا ہے۔ مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی نہیں دے سکتا۔ (الصارم المسلول)

قصہ مختصر کہ جملہ اہل اسلام کے نزدیک کتاب وسنت سے صحیح ترین موقف کی بنا پر انبیاء علیہم السلام کے گستاخ کو ضرور قتل کیا جائے گا۔ اہل حدیث حضرات اور محدثین کا بھی یہی موقف ہے۔

میری ان مسلمانوں سے بھی درخواست ہے' جو خود کو مسلمان کہتے ہوئے بھی گستاخانِ رسول کے خلاف سختی نہیں برتتے بلکہ نرمی کا پہلو رکھتے ہیں۔ خواہ وہ مسلم منصب حکومت پر بیٹھا ہو' خواہ مسند درس پر۔ اسے اپنے ایمان کی بقاء کے لیے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کرنا ہوگا کیونکہ نجات اسی میں ہے۔

ہمارے لیے کیا لازم ہے ......

حال ہی میں ڈنمارک کے ایک اخبار کے کارٹونسٹ نے اپنے ناپاک عزائم کا اظہار ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کر کے کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طرح کے لوگ

''اخبث الخبائث علی الارض'' ہمارے نبی کی سیرت سے واقف ہی نہیں' جبکہ ان کے اپنے باپ دادا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت کے معترف تھے' لیکن دوسری طرف ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم جو ردعمل کر رہے ہیں' یہ اسلامی نقطہ نظر سے کیا صحیح ہے۔ ڈنمارک کے مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ یہاں تک تو ٹھیک ہے' لیکن اپنے گھر کو اپنے ہاتھ سے نذرِ آتش کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ میں اپنی بات سے اس طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اپنے ملک میں اپنے ملک کی اشیاء جو بظاہر اپنی ہی املاک ہیں' کو نقصان پہنچانا' توڑ پھوڑ کرنا' آگ لگانا' چہ مانی دارد۔

احتجاج تک تو ٹھیک ہے' کہ اُس سے مقصد یہ ہو کہ حکومت کو بھی غیرت دلائی جائے۔ لیکن اگر احتجاج کا مقصد ہی پورا نہ ہو تو صحیح بات تو یہی ہے کہ یہ بھی اپنی قوت کا اور وقت کا ضیاع ہے۔ میری بات کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ ہم اتنے اہم مسئلہ پر اظہار ناراضگی نہ کریں' بلکہ یہ تو ہر صحیح مسلمان کی نشانی ہے کہ وہ شعائر اسلام پر اٹھنے والی ہر اُنگلی توڑ دیتا ہے اور شعائر اسلام کو لعن طعن کرنے والی زبان کاٹ دیتا ہے کیونکہ یہ شعائر اسلام قیامت تک کی انسانیت کے لیے ایک عملی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ہم نے بھی یہود و نصاریٰ کی طرح ان کی حفاظت نہ کی تو ہماری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔ لیکن اس کا اصل حل یہ ہے کہ اہل ثروت احتجاج کرنے کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت و منقبت پر مشتمل کتابچے' پمفلٹ' اشتہار سٹیکر وغیرہ تقسیم کریں تاکہ اس پاک سرزمین کے بچے بچے کو پتہ چلے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون تھے اور ان کا مقام کیا تھا۔ اسی طرح اہل حل وعقد سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے میدان میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اونچا کریں۔ خطیب اپنی تقاریر میں' مصنفین ولکھاری اپنے اوراق میں' اہل مسانید اپنے اپنے حلقوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا پرچار کریں۔

ہم لوگ اپنے روزمرہ کے اعمال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں کیونکہ اسی بات سے جذبہ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان طریقوں سے ہماری دنیا و آخرت بھی سنورے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو ہم پر حق ہے' کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب اُٹھنے والی ہر گستاخانہ نظر کو جھکا دیں۔ احسن انداز سے ادا ہوگا اور یہی احتجاج کا اعلیٰ طریقہ ہے۔ ان جاہلوں کے بارے میں تو یہی کہا جا سکتا ہے:

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی منزل کا سفر کر نہ سکا

جہاں ان جیسے خبیث لوگ موجود ہوتے ہیں وہاں غازی علم دین شہید اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرنے والوں کو تباہ و برباد کرے۔ آمین۔

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے
محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمدؐ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر جان مال اولاد سے پیارا

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

بقیہ: اسلام میں عورت کا مقام

کہا جاتا ہے کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے رکھنا ان کے گھروں سے باہر نکلنے سے روکنا عورتوں کو آزادی اور ترقی سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ اُن بہنوں کو اسلام کے احکامات کو ماننے کی توفیق دے۔ آج اگر معاشرے کو تباہی سے بچانے کے لیے ہر بہن اور بیٹی تبلیغ کا آغاز اپنے گھر سے کرے تو ان شاء اللہ ملک سنورنے میں دیر نہیں لگے گی۔

کہا جاتا ہے ایک مرد کی تعلیم ایک فرد کی تعلیم اور ایک عورت کی تعلیم پورے معاشرے کی تعلیم۔ آج کی لڑکی کل کی ماں ہے۔ اگر یہی لڑکی کل ماں کے روپ میں اپنے بچوں کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں کرے گی تو انہی بچوں میں سے محمد بن قاسم جیسے مجاہد ابھریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمان عورتوں کو حضرت سمیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسا ایمان سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی شرم وحیاء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسا علم و عمل عطاء فرمائے۔ آمین۔